السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ آمین بالجہر اور رفع الیدین کے بغیر نماز ہوجاتی ہے یا نہین؟ س بارے میں علمائے اہلحدیث کا کیا مسلک ہے؟ وہ اگر اس بارے میں متفق نہیں تو قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

۲۔ اگر کوئی اہلحدیث جوان مذکورہ دونوں مسائل کا قائل وفاعل ہے، زندگی میں دوچار بار حالات کی مجبوری سے ان پر عمل نہ کرسکا تو کیا اس کی وہ نمازیں ہوگئیں یا نہیں؟ اگر وہ اس حال میں فوت ہوگیا تو جنتی ہوگا یا جہنمی؟

۳۔ ہمارے بعض اہل حدیث علماء دیہاتوں میں دعوت وتبلیغ کے لیے جاتے ہیں، اگر وہ اس موقع پر یہ دونوں مسائل ترک کردیں تو وہاں تبلیغ قرآن وسنت ممکن ہوجاتی ہے، ورنہ نہیں۔ ایسے حالات میں ایسے اہلحدیث مبلغین جو کٹر اہلحدیث ہیں جو نمازیں دونوں مسائل مذکورہ کے بغیر ادا کرتے ہیں اور بعد میں اللہ سے معافی بھی مانگ لیتے ہیں۔ کیا ان کی نمازیں ہوگئیں یا نہیں؟

۴۔ چند افراد نے مذکورہ مسائل کو موضوع بنا کر مذکورہ علماء کے خلاف ایک پروپیگنڈہ شروع کرکے لوگوں کو دو ذہنوں میں تقسیم کرنے کی ایک مہم شروع کر رکھی ہے، شرعاً ان کا کیا حکم ہے؟

۵۔ جس گاؤں میں علماء کے خلاف یہ مہم شروع کی جارہی ہے وہاں اکثر شادیوں میں بینڈ باجے بجائے جاتے ہیں اور بریلویوں کو مشرک جان کر ان کو رشتے دیے اور لیے جاتے ہیں۔ شرعاً ایسے اہلحدیث کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ (فبینوا توجروا۔ (سائل عبدالرحمٰن سوہدرہ

محترم علمائے کرام درج بالہ سوالات کے جوابات دینے سے قبل اگر ان سوالات کے پیدا ہونے کا اصل پس منظر جان لیا جائے تو ان شاء اللہ جوابات تحریر کرنے میں بہت آسانی ہوگی۔ وہ یہ ہے:

۱۔ مبلغین مذکورہ اکثر تبلیغ کے لیے بریلوی مساجد میں جاتے ہیں اور مساجد کے مولوی اور عوام میں بعض لوگ ان مبلغین کے اہلحدیث ہونے سے بخوبی واقف ہیں۔ کیا اس طرح ان کے ترک رفع الیدین اور آمین بالجہر سے بریلوی مزاج کے لیے ضروری دعوت وتبلیغ (خالص توحید) ممکن ہے؟ اور کیا یہ طریقہ تبلیغ مسنون ہے؟

ان مبلغین کے ترک رفع الیدین اور ترک آمین بالجہر سے نئے اہلحدیث ہونے والے نوجوانوں میں اضطراب اور بے چینی نے اس وقت شدت اختیار کی جب ان کی ملاقات ان بریلوی لوگوں سے ہوئی جہاں یہ مبلغین اپنا تبلیغی پروگرام انجام دے کر آئے تھے اور انہوں (بریلوی افراد) نے بطور طعنہ مبلغین کے عمل کو پیش کیا۔

۳۔ جیسا کہ اوپر سوال نمبر ۵ میں اشارہ کیا ہے اور مزید وہ گاؤں مشہور تو اہلحدیث ہے لیکن اعمال کے اعتبار سے بریلوی رسم ورواج ان میں نفوذ کرچکے ہیں اور خوشی اور غمی کے اوقات میں اکثر غیر شرعی افعال انجام دیتے ہیں۔ کیا اپنے ایسے بے عمل اہلحدیث بھائیوں کی دعوت تبلیغ کے ذریعے اصلاح کرنا ضروری ہے یا اپنے امتیازی مسائل سے دست بردار ہوکر بریلوی مساجد میں بریلوی رنگ اختیار کرکے بریلویوں کو تبلیغ کرنا ضروری ہے؟

۴۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اپنے گردنواح کے بعض بریلوی دیہات میں ان مبلغین کے ترک رفع الیدین اور ترک آمین بالجہر کے باوجود انہیں اپنے تبلیغی مشن میں ناکامی ہوئی اور بریلوی علماء نے ان کو اپنی مساجد میں پروگرام کرنے سے منع کردیا ہے۔ برائے مہربانی ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے درج بالا سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (حافظ عظمت اللہ تلواڑہ سوہدرہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب سوال ۱تا۳: سائل نے سوال نامہ میں غیب کی باتوں کے متعلق فیصلہ طلب فرمایا ہے یعنی بامر مجبوری زندگی میں دوچار دفعہ آمین اور رفع الیدین چھوڑنے والے کی نمازیں قبول ہوں گی یا نہیں اور رفع الیدین کا شرعی حکم اور ان کی اہمیت۔ تو گزارش ہے کہ یہ دونوں سنت مؤکدہ ہیں اور رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سمیت تمام صحابہ ان دونوں پر عمر بھر عمل پیرا رہے۔ کوئی صحیح مرفوع متصل غیر معلل ولا شاذ حدیث رسول اللہ ﷺ یا میرے علم میں جس میں یہ تصریح ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی صحابی نے اپنی فلاں نماز میں رفع الیدین نہیں کی تھی یا آمین بالجہر کو ترک کیا ہو۔ ومن یدعی لہ فعلیہ البیان بالبرھان رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں۔ جیسا کہ علامہ مجدالدین فیروز آبادی نے تصریح فرمائی ہے:

(کثرت ایں معنی بہ تواتر ماندہ است وچہار صد اثر وخبر دریں باب صحیح شدہ وعشرہ مبشرہ روایت کردہ اندلایزال بریں کیفیت بود تا ازیں جہاں رحلت کردہ غیر ازیں چیزے ثابت نشدہ۔ (کتاب سفر السعادة: ص ۱۸۔

کثرت روایات کی وجہ سے (تین مواقع پر ثابت شدہ رفع الیدین) متواتر حدیث ہے، اس مسئلہ میں چار سو احادیث اور آثار صحابہ وارد ہیں، عشرہ مبشرہ نے ان کو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرماگئے۔''

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

(ذَكَرَ الحَاكِمُ وَأَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنْدَهْ مِمَّنْ رَوَاهُ الْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ وَذَكَرَ شَيْخُنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَافِظُ أَنَّهُ تَتَبَّعَ مَنْ رَوَاهُ مِنَ الصَّحَابَةِ فَبَلَغُوا خَمْسِينَ رَجُلًا من الصحابة۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج ۲ ص ۱۷۵ باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع۔

رفع الیدین کی احادیث کو امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں امام سیوطیؒ نے الاذھار المتناثرہ میں، حافظ حازمی نے کتاب الاعتبار میں اور حضرت انور شاہ حنفی کشمیری نے عرف الشذی میں متواتر قرار دیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ائمہ کرام کی ایک جماعت کے نزدیک رفع الیدین واجب ہے اور بغیر رفع الیدین کے پڑھی جانے والی نماز ان کے نزدیک باطل۔

علامہ تقی السبکی المتوفی ۷۵۶ لکھتے ہیں:

وذھب الأوزاعی والحمیدی وجماعۃ غیر ھما إلی أنہ واجب وأنہ یفسد الصلوۃ بترکہ ومن الدلیل لوجوبہ أن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ رأی النبی ﷺ یفعلہ فی الصلوۃ وقال لہ ولاصحابہ صلوکما رأیتمونی اصلی۔ والامر للوجوب۔ (جزء رفع الیدین للسبکی: ص ۱۵۔)

امام اوزاعی اور امام حمیدی اور ان کے سوا علماء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ رفع الیدین واجب ہے اور اس کے چھوڑ دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس کے وجوب پر ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا اور آپ ﷺ نے مالک اور ان کے ساتھیوں کو فرمایا: اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا، اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

وممن قال بالوجوب أیضا الاوزاعی والحمیدی شیخ البخاری وابن خزیمۃ من اصحابنا۔ وقال ابن عبدالبر کل من نقل عنہ الإیجاب لا یبطل الصلوۃ بترکہ إلا فی روایۃ الاوزاعی والحمیدی۔ (فتح الباری: ج ۲ باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی ص ۱۷۴۔)

امام اوزاعی، امام حمیدی اور امام ابن خزیمہ کے نزدیک رفع لایدین واجب ہے: تاہم امام اوزاعی اور امام بخاری کے استاد امام حمیدی کے نزدیک رفع الیدین کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(امام بخاریؒ کے استاد امام علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بنا پر مسلمانوں پر رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔ (جزء رفع الیدین امام بخاری۔

(امام بخاری کے استاذ امام محمد بن یحییٰ ذہلی کا بھی یہی قول ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے والے شخص کی نماز ناقص ہوگی۔ (صحیح ابن خزیمہ: ج ۱ ص ۹۸، وصلوۃ الرسول مع تحقیق عبدالروف بن عبدالحنان: ص ۴۲۱

رفع الیدین نہ کرنے کی سزا

(کان ابن عمر رضی اللہ عنہما إذا رأی رجلا لا یرفع یدیہ رماہ بالحصیٰ۔ (جزء رفع الیدین للسبکی: ص ۱۵ وفتح الباری: ج ۲ ص ۱۷۵

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ رفع الیدین نہیں کرتا تو اسے کنکریاں مارتے۔''

غرضیکہ ان ائمہ کرام کے مطابق رفع الیدین نہ کرنے سے نماز فاسد یا باطل ہو جاتی ہے۔ تاہم آمین بالجہر کی یہ حیثیت نہیں۔ مگر ہم اس تشدد کے قائل نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں بڑی محکم اور سنت ثابتہ ہیں اور نماز وہی صحیح ہوتی ہے جو سنت ثابتہ کے مطابق پڑھی جائے۔ رہی یہ بات کہ ان کے بغیر نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں اور ان کو چھوڑنے والا جنتی ہے یا نہیں تو اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ہاں ان دونوں کا یا کسی بھی سنت ثابتہ کا استخفاف اور توہین سخت کبیرہ گناہ ہے، حتیٰ کہ کفر کا خطرہ ہے۔

تاہم سنت کو بنظر حقارت دیکھنے والے اور بلاوجہ شرعی عذر کے اس کو ترک کرنے والے اور اس کا مذاق اڑانے والے شخص کو گمراہ کہا جاسکتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا فتویٰ لو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم۔ نہایت قابل غور ہے۔

دین ہاتھ سے دے کر گر آزاد ہو ملت

ہے ایسی تجارت سے مسلمان کو خسارہ

اس لیے ایسے مبلغین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ فرصت کے لمحات میں سورہ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ کی تفسیر اور شان نزول کا مطالعہ ضرور کریں۔

جواب نمبر ۴: ایسے لوگوں کو بھی اپنی غلط روش سے باز آ جانا چاہیے۔ کیونکہ معاشرہ میں انارکی اور سر پھٹول پیدا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ اور یحبون ان تشیع الفاحشۃ کا مصداق ہے۔

جواب نمبر ۵۔ بریلوی مشرک ہیں اور مشرک آدمی موحدہ لڑکی کا کفو نہیں ہوتا: أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا لہٰذا ان کے ساتھ مناکحت خلاف شریعت اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس حرکت بد سے فوراً باز آ جانا چاہیے ورنہ پیدا ہونے والی اولاد کے مشرک اور بدعقیدہ ہونے کی ذمہ داری مناکحت کرنے والوں پر عائد ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص322